اعتکاف کے مسائل

تالیف

شیخ الحدیث علامہ عبید اللہ رحمانی مبارکپوری رحمہ اللہ

(وفات: ۱۹۹۴ء)

اهتمام

الطاف الرحمن ابوالکلام سلفی

مراجعه

دکتور عبد الحمید ظفر الحسن حفظہ اللہ



اعتکاف:

[اعتکاف کی تعریف:] عبادت الٰہی کی نیت سے مسجد میں اپنے آپ کو مقید کرنا اعتکاف ہے۔

[اعتکاف کا حکم:] اور یہ سنتِ مؤکدہ ہے۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت: "كان رسول الله ﷺ يعتكفُ العشرَ الأواخِر من رمضانَ حتى توَفّاهُ اللهُ، ثم اعتكفَ أزواجه مِن بعدِه"۔ ((صحيح البخاري: ۲۰۲۶، صحيح مسلم: ۱۱۷۲))

یعنی آپ ہمیشہ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ نے آپ کو وفات دے دی۔ آپ کے بعد آپ کی ازواج اعتکاف کرتی رہیں۔

☑ **اعتکاف کرنے والا چونکہ قربِ الٰہی کی طلب میں اپنے آپ کو عبادتِ الٰہی کے لئے وقف کر دیتا ہے اور دنیا کے تمام مشاغل سے دور ہو جاتا ہے، اس لئے یہ اُن اشخاص کے مشابہ ہے جن کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:**

۞ ﴿لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾ [التحريم: ٦]

اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔

۞ ﴿يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ﴾ [الأنبياء: ٢٠]

رات دن پاکی بیان کرتے ہیں اور سستی نہیں کرتے۔

۞ ﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَاماً وَقُعُوداً وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ﴾ [آل عمران: ١٩١]

اللہ کو کھڑے، بیٹھے اور پہلوؤں پر لیٹے ہوئے یاد کرتے ہیں اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔

﴿الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ [السجدة:۱۵،۱٦]

ان کی حالت یہ ہے کہ جب آیاتِ قرآنیہ کے ساتھ انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں گر جاتے ہیں اور حمدِ الٰہی کے ساتھ رب کی پاکی بیان کرتے ہیں، ان کے پہلو ان کی خوابگاہوں سے دور رہتے ہیں، امید وبیم کی حالت میں اپنے رب سے دعائیں کرتے ہیں اور ہمارے دئے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں۔

﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ [النور:۳۷]

اللہ کی یاد سے خرید وفروخت ان کو غافل نہیں کرتی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنها: "أَنَّ النَّبيَ ﷺ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرَ، أَحْيَا اللَّيْلَ وَأَيقَظَ أَهلَه وَجدَّ وشدَّ المِئْزَرَ"۔ ((صحيح البخاري: ۲۰۲۴، صحيح مسلم: ۱۱۷۴))

وعنها قالت: "كَانَ رسولُ اللهِ ﷺ يَجتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مَا لاَ يَجتَهِدُ فِي غَيرِه"۔ ((صحيح مسلم: ۱۱۷۵))

سیدہ عائشہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا تو نبی ﷺ اپنا تہبند مضبوط باندھ لیتے، آپ ان راتوں میں خود بھی شب بیداری فرماتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تھے۔ انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جتنی محنت آخری عشرے میں کرتے تھے اتنی کسی اور میں نہیں کرتے تھے۔

[اعتکاف کی مدت:] ایک دن یا ایک رات یا اس سے زیادہ جتنے دن چاہے اعتکاف کرسکتا ہے، مگر رمضان کے پورے آخری عشرے کا اعتکاف سنتِ مؤکدہ ہے۔

[اعتکاف گاہ میں داخل ہونے کا وقت:] پس جو شخص پورے عشرے کا اعتکاف کرنا چاہے وہ

بیسویں رمضان کو دن کے آخری حصے میں آفتاب غروب ہونے سے کچھ دیر پہلے مسجد میں پہونچ جائے۔ اور اکیسویں تاریخ کی رات مسجد میں گزارے اور مسجد کے جس گوشے میں اس کے لئے اعتکاف کی جگہ متعین کی گئی ہے، صبح کی نماز سے فارغ ہو کر اس جائے معینہ کو اعتکاف کے لئے اختیار کر لے[۱]۔

[اعتکاف کون کون لوگ کر سکتے ہیں؟] اعتکاف مرد، عورت اور نابالغ بھی کر سکتے ہیں، عورت کو اپنے شوہر کی اجازت حاصل کرنی ضروری ہے۔

[اعتکاف کس جگہ کیا جائے؟] اعتکاف اپنے شہر یا قصبہ کی جامع مسجد میں کرنا چاہئے۔ وهو المختار عند شيخنا العلامة الأجل الشيخ عبدالرحمن المباركفوری رحمه الله تعالىٰ كما صرح به في شرح الترمذي۔

عورت بھی مسجد میں اعتکاف کر سکتی ہے (جیسا کہ ازواجِ مطہرات مسجد نبوی میں معتکف ہوئی تھیں) مگر اس کے لئے ان کے شوہر یا ذی محرم کی ضرورت ہے۔

✷ ماحول کے خراب اور پر فتن ہونے کی وجہ سے علمائے حنفیہ کے نزدیک عورت کا مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ ہے، ان کے نزدیک اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کرنا چاہئے۔

---

[۱] شیخ الحدیث رحمہ اللہ کا موقف راجح ہے اس کی دلیل یہ ہے: **عن عائشة رضی الله عنها قالت: "كان رسول الله ﷺ إذا أراد أن يعتكف، صلّى الفجر، ثم دخل مُعتَكفَه"**]۔ ((صحيح البخاري: ۲۰۳۳، صحيح مسلم: ۱۱۷۳))

کن امور سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا اور وہ جائز ہیں؟

✷ مسجد گر جانے، یا زبردستی مسجد سے نکال دیئے جانے، یا جان و مال کے خوف سے مسجد سے باہر نکل جانا، بشرطیکہ دوسری مسجد میں فوراً چلا جائے۔

✷ مسجد میں کسی دوسرے کو ضرورت کے وقت خرید و فروخت کی ہدایت کرنا، نکاح کرنا، عمدہ لباس پہننا، سر میں تیل لگانا، خوشبو استعمال کرنا، کوئی دوسرا کھانا لانے والا نہیں ہے تو خود گھر جا کر کھانا لانا، قضائے حاجت کے لئے قریب سے قریب جگہ جانا، غسلِ جنابت کے لئے مسجد سے باہر جانا۔

✷ بعض روایتوں سے جامع مسجد کے علاوہ دوسری مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے اس قدر پہلے جا سکتا ہے کہ خطبہ سے پہلے چار رکعت پڑھ سکے اور نمازِ فرض کے بعد اس قدر ٹھہر سکتا ہے کہ چار یا چھ رکعت سنت پڑھ سکے۔

ممنوعاتِ اعتکاف

بیوی سے بوس و کنار اور صحبت کرنا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عٰكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ [البقرة:۱۸۷]

مسجدوں میں اعتکاف کی حالت میں بیویوں سے مباشرت وغیرہ نہ کرو۔

✷ جنازہ اٹھانے یا جنازہ کی نماز پڑھنے کے واسطے یا بیمار کی عیادت اور تیمارداری کے لئے مسجد سے نکلنا، ہاں اگر قضائے حاجت کے لئے معتکِف مسجد سے باہر گیا اور راستے میں کوئی بیمار مل گیا تو اس سے چلتے چلتے حال پوچھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت: "السُّنَّةُ على المُعتَكِفِ أن لا يَعُودَ مريضاً و لا يشهَدَ جنازةً و لا يَمسَّ امرأةً و لا يُباشرَها و لا يَخرُجَ لحاجةٍ إلا لِما لا بُدَّ منه". ((سنن أبي داود: ۲۴۷۳، قال الألباني: حسن صحيح))

معتکِف کے لئے سنت یہ ہے کہ:

- ✷ کسی بیمار کی عیادت نہ کرے!
- ✷ اور نہ جنازے میں حاضر ہو!
- ✷ اور نہ عورت کو چھوئے اور نہ مباشرت و جماع کرے!
- ✷ اور کسی ضروری حاجت (بول و براز) کے علاوہ جائے اعتکاف سے نہ نکلے [1]۔

[وصلی اللّٰہ علی نبینا محمد وآلہ وسلم]



---

(1) **ماخوذ از:** ((رمضان المبارک کے فضائل واحکام: ۴۵ تا ۴۹))، ((فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری رحمہ اللہ: ۲/ ۱۱۵، ۱۱۷))

بریکٹ [ ] کے درمیان کے الفاظ شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے نہیں ہیں، بغرض توضیح وتفہیم کے اضافہ کیا گیا ہے۔